مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۱ نومبر بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گذشتہ دو دنوں سے کمر درد کی زیادہ شکایت ہو گئی ہے۔ ساتھ ہی کھانسی کی تکلیف بھی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد تر صحت کامل عطا فرمائے ‌‌ؕ

۱۱ نومبر جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے بذریعہ موٹر تشریف لائے۔ اور ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد واپس لاہور چلے گئے ؕ

۱۱ نومبر ۱۱ بجے دن جنگ عظیم کی صلح کی یادگار میں نظارت اعلےٰ کے حکم کے ماتحت ۲ منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی گئی۔ جس کے لئے بذریعہ گھڑیال عام اعلان کیا گیا ؕ

۹ نومبر خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب گلگتی کی لڑکی خورشید بیگم صاحبہ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جناب خان صاحب نے اس تقریب پر بہت سے معززین کو دعوت چائے پر مدعو کیا۔ اور مٹھائی وغیرہ سے ان کی تواضع کی ؕ

۱۰ نومبر بعد نماز عصر طلباء مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ نے شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل کے اعزاز میں مدرسہ احمدیہ میں ٹی پارٹی دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں شیخ صاحب نے ایک مختصر تقریر کی ؕ

شیخ صاحب موصوف ۱۱ نومبر تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے بعزم افریقہ روانہ ہوئے۔ احباب قادیان نے بہ تعداد کثیر سٹیشن پر الوداع کہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز باوجود علالت طبع اپنے خادم کی عزت افزائی کے لئے سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور لمبی دعا فرمائی۔ شیخ صاحب کے گلے میں ہار ڈالا اور معانقہ فرمایا۔ جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی طرف سے بھی شیخ صاحب کو ہار پہنایا گیا۔ گاڑی کی روانگی پر احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے ؕ

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ نے ۱۱ نومبر اپنے لڑکے مولوی محبوب عالم صاحب مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ دی۔ جو رخصتانہ کے بعد بعض مقامی حالات کی وجہ سے ملتوی چلی آ رہی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی ؕ

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جناب حکیم محمد دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ اور جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے امیر رہ چکے تھے۔ ۱۰ نومبر بعمر ۷۰ سال انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم گذشتہ سال ماہ نومبر میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ اور اسی جگہ ان کی وفات ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ نومبر بعد نماز عصر ان کا جنازہ پڑھا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں ؕ

ریاست کشمیر کے سیاسی رہنما مسٹر ایم۔ اے صابر صاحب اپنی تصنیف کشمیر کا غریب ہالو

اخبار احمدیہ

کتب کی ضرورت

مجھے پنڈت دیانند جی کی سوانحمری مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس ہو۔ تو روانہ کر دیں میں اس کی دگنی قیمت دینے کے لئے تیار ہوں۔ سناتن دھرم کے چھپے ہوئے مول اتھر وید اور سام وید کی بھی ضرورت ہے۔ وہ اگر کسی دوست کے پاس ہوں۔ یا ان کے ملنے کا پتہ معلوم ہو۔ تو اطلاع دیں۔ خاکسار فتح محمد احمدی کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی۔

تقریب عقیقہ پر تبلیغی جلسہ

میاں علی بخش صاحب احمدی ساکن رہتاس نے اپنے لڑکے نور الدین کے عقیقہ کی تقریب پر دعوت احبہ کے علاوہ ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام بھی کیا۔ ملک عبد العزیز صاحب مولوی فاضل نے ابنائے زمانہ کی اخلاقی حالت اور ضرورت مصلح پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے پیش کیا۔ حاضرین جلسہ جن میں مستورات بھی کافی تعداد میں تھیں۔ سب اچھا اثر لے کر گئے۔ آخر میں دعا کی گئی۔ اللہ تعالےٰ اس مولود کو جس کی تقریب پر یہ اجتماع ہوا۔ احمدیت کے لئے موجب خیر و برکت بنائے۔ (نامہ نگار)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا ڈیڑھ ماہ سے گم ہے۔ نام خوشی محمد ہے۔ اسلامیہ ہائی سکول جہلم میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ رنگ گندمی۔ قد درمیانہ۔ عمر اٹھارہ سال تلاش کرنے والے کو مبلغ ۲۵ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اور یہاں پہنچانے کی صورت میں کرایہ بھی۔ خاکسار میاں غلام محی الدین انچارج مشین ورکشاپ ایم ای۔ ایس جہلم۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے شوہر چوہدری دوست محمد خان صاحب ایم اے نے تبدیل ہو کر گورنمنٹ کالج رہتک میں چارج لے لیا ہے۔ آپ کی طبیعت مدت سے علیل ہے۔ احباب صحت یابی نئے عہدے پر کامیابی اور ہر ایک شر سے محفوظ رہنے کے دعا کریں۔ خاکسار بیگم دوست محمد خان ایم۔ اے رہتک۔ (۲) میرا بھائی نثار اللہ عرصہ سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد حسین جابلی (۳) میرا بھتیجا محمد ناصر عرصہ سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد یونس از بریلی (۴) میرا لڑکا احسان اللہ عرصہ سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار عنایت اللہ از اکھنور (۵) برادر مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب کی خوش دامن صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اب حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام قادر شرق عفی عنہ (۶) میں دو ماہ سے بعارضہ درد رینگن سخت بیمار ہوں۔ مرض ترقی کرتا جاتا ہے اب چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے شفا بخشے۔ خاکسار ملک حسین محمد قادیانی حال مقیم عقل کوا (۷) خاکسار ایک عرصہ سے مختلف عوارض کا شکار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار سید بدر الدین از کبیر نگ (۸) چودھری افضل الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ دیپالپور کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار عبید اللہ قادیان (۹) خاکسار کی اہلیہ ۲ ماہ سے بعارضہ بخار و خرابی جگر علیل ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم صحت دے۔ خاکسار بقار اللہ بھوپال (۱۰) میری اہلیہ کی حالت چھوٹے بچے کی وفات کی وجہ سے بہت خراب ہو گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد سعید از راولپنڈی (۱۱) برادرم خلیفہ ناصر الدین صاحب ایم۔ اے نے۔ ای۔ اے۔ سی کے مقابلہ کا امتحان دیا ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار خلیفہ صلاح الدین قادیان (۱۲) میں یہاں ملازمت کے سلسلہ میں آیا ہوں۔ دو سال قیام ہو گا۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ بخیریت واپس وطن میں لائے۔ نیز میر تحت خان پوسٹ مین اور ماسٹر غلام حبیب صاحب کے ہاں اولاد ہونے کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار عبد الکریم خان یوسفزئی گیس رگنگت (۱۳) منشی محمد نذیر صاحب فاروقی بعض محکمانہ پریشانیوں میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ان کو دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھے۔ خاکسار شیخ اصغر علی قادیان (۱۴) عاجز کا لڑکا مسعود احمد شاہ چار ماہ سے بیمار اور دہلی میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت عزیز کی صحت کے واسطے دعا کریں۔ خاکسار سید غلام حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ فلو رہتک۔ (۱۵) میری بہو بچہ کی پیدائش کی وجہ سے بیمار ہو گئی ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد الدین چک ۱۲م سندھ (۱۶) میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہوں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار مرزا احمد حسین فتح پوری (۱۷) میری اہلیہ بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد افضل فیروزپور چھاؤنی۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

اور

احمدی جماعتیں

احباب کو معلوم ہو گا۔ کہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو تمام دنیا میں سیرت النبیؐ کے جلسے ہوں گے۔ جماعتوں کو اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے کوئی جماعت ایسی نہ ہو۔ جہاں اس دن جلسہ نہ ہو۔ اگر کسی جگہ کوئی لیکچرار نہیں مل سکتا۔ تو "الفضل" کا خاتم النبیین نمبر منگوا کر اس دن لوگوں کو سنایا جائے۔ جو جماعتیں مرکز سے مبلغ منگوانا چاہیں۔ وہ کسی مبلغ کی تعیین نہ کریں۔ جو بھی مبلغ ہوا بھیج دیا جائے گا۔ مگر ایسی جماعتوں کو آمد و رفت کا کرایہ پیشگی بھیجنا چاہیئے ورنہ تعمیل سے معذور فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اعلانات نکاح

(۱) محمد عبد اللہ بن کریم بخش صاحب ساکن قلعہ صوبا سنگھ کا نکاح رشید بیگم بنت امیر احمد صاحب ساکن تلونڈی کھجور والی سے بعوض مہر مبلغ پانچ سو روپیہ ۴ اکتوبر مولانا سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ خاکسار امیر احمد (۲) ۱۴ اکتوبر قریشی مبارک احمد صاحب شاکر ہری پور ہزارہ کا نکاح حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے آٹھ صد روپیہ مہر پر ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت حافظ احمد الدین صاحب پنشنر جیلر سکنہ ڈنگہ کے ساتھ پڑھا۔ خاکسار محمد سعید راولپنڈی (۳) ۲۶ اکتوبر مسماۃ فاطمہ بی بی دختر میاں شیر محمد صاحب مرحوم موضع پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد کا نکاح بدلائت نظام دین صاحب مسمی غلام محمد ولد جیون بخش ساکن حافظ آباد کے ساتھ بعوض مبلغ ۵۰ روپیہ حق مہر قرار پایا (۴) ۲۹ اکتوبر مسماۃ زینب بی بی بنت میاں جیون بخش صاحب ساکن حافظ آباد کا نکاح بعوض مبلغ یکصد پچاس روپیہ حق مہر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں نظام دین صاحب ساکن پیر کوٹ کے ساتھ خاکسار نے پڑھا۔ خاکسار قاضی ضیاء اللہ حافظ آباد (۵) ۲۵ اکتوبر ملک عبد الخالق صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ رہتاس کا نکاح مسماۃ نصرت بیگم بنت ملک فضل بخش صاحب سکنہ ڈھوک گجرال کے ساتھ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل نے پڑھایا۔ خاکسار احمد حسن۔

ولادت

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس سے قبل میرے چھ بچے فوت ہو چکے ہیں۔ احباب مولود کی درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد علی خان اشرف ہوشیارپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ شعبان ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

سیرت النبیؐ کے جلسے

حصول ثواب کا ایک اور موقعہ

جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یوم التبلیغ کے متعلق اپنے فرائض پوری مستعدی سے ادا کر چکی ہے اور اس نیکی کے عوض اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے ایک اور نیکی کا موقعہ پیدا کر دکھا ہے۔ جس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے اور اسے اللہ تعالےٰ کا فضل یقین کرتے ہوئے ہر فرد جماعت کو اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ یہ موقعہ سیرت النبیؐ کی مبارک تقریب ہے۔ جس میں اب بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کے لئے ۲۵ر نومبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر فرمائی ہے:۔

تحریک کا مقصد

ملک کی فساد پرور اور امن سوز فضا اور اہل ملک کے اندر آئے دن کی سر پھٹول اور کشت و خون کو مدنظر رکھتے ہوئے چند سال ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ مبارک تحریک کی تھی۔ کہ ہر سال ایک مقررہ تاریخ پر تمام ملک میں ایسے جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں شریف اور سنجیدہ مزاج غیر مسلم اصحاب اکٹھے ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق اپنے دلی جذبات اور احساسات کا اظہار کر کے عملاً ان بدباطنوں کے خلاف احتجاج کریں۔ جو اس ذات بابرکات کے حق میں بدگوئی اور دشنام طرازی سے کام لے کر جہاں اپنے لئے اخروی روسیاہی کا سامان جمع کرتے ہیں۔ وہاں ملکی امن وامان کو بھی تباہ کرتے ہیں۔ تا ہندوستان کی رہنے والی اقوام میں باہم مودت و الفت کے جذبات پیدا ہو سکیں۔ اور ہندو مسلم کش مکش کے باعث ملکی ترقی میں جو ناقابل عبور روکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ وہ دور ہو سکیں:۔

حصول اغراض میں کامیابی

گزشتہ چند سالوں کے تجربہ نے اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ کہ یہ تحریک جن اغراض کے پیش نظر کی گئی تھی۔ انہیں بہت حد تک پورا کر رہی ہے۔ سیرت النبیؐ کے جلسے ہر قوم سے تعلق رکھنے والے غیر مسلم اور مسلم علماء زعماء اور لیڈر ان کے لئے ایک عمدہ موقعہ پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ وہ دنیا کے اس عظیم الشان محسن اور حقیقی خیر خواہ کے متعلق اپنے غلطی خوردہ ہم وطن۔ ہم قوم اور ہم خیال بھائیوں کے خیالات کی اصلاح کی کوشش کریں۔ نیز ان لوگوں کے لئے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوانح حیات سے بالکل ناواقف اور بے علم ہیں۔ یا جن کا سرمایہ واقفیت کلیتہً ان غیر مسلم معاندین کی تصانیف پر مبنی ہے۔ جنہوں نے اپنی فطری بدباطنی۔ اور کورچشمی کے باعث خیر الانامؐ کے متعلق کوئی کلمۂ خیر زبان یا قلم سے نکالنا گناہ سمجھ رکھا ہے:۔

جلسہ ہائے سیرت کی ضرورت

کس قدر بدقسمتی ۔ اور بدنصیبی ہے۔ کہ دوسروں کا تو کیا ذکر آج خود مسلمانوں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بلند مرتبہ اور اعلےٰ وارفع مقام سے محض ناآشنا ہیں۔ حتےٰ کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات تک سے بے خبر ہیں۔ اور ان کی واقفیت اور علم میں اضافہ کے لئے بھی یہ ایک بہت ہی مبارک اور مفید تقریب ہے۔ بلکہ اگر اس کے دیگر بے شمار فوائد کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو صرف یہی ایک ایسا فائدہ ہے۔ جس کے لئے بڑی سے بڑی قیمت ادا کر کے اور بھاری سے بھاری قربانی کر کے بھی انہیں منعقد کرنا چاہیئے۔

گزشتہ جلسہ ہائے سیرت میں مسلم وغیر مسلم اصحاب نے جس شوق اور مسرت کے ساتھ شمولیت کی۔ اور ان کے اہتمام میں جس جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ وہ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ عامۃ الناس قطع نظر اس سے کہ وہ مسلم ہیں۔ یا غیر مسلم ان جلسوں کو کس قدر پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے۔ اور کس حد تک ان کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں:۔

بعض افسوسناک واقعات

جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے یہ مبارک تحریک کی گئی۔ اور اسے عملی جامہ پہنایا گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بیہودہ گوئی اور ہتک آمیز تصانیف کی اشاعت میں بہت حد تک کمی واقعہ ہو گئی تھی۔ لیکن گزشتہ چند ماہ میں ہندوستان کے مختلف حصص میں پھر بعض ایسے افسوسناک واقعات رونما ہوئے ہیں۔ جو صاف ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ شیطانی قوتوں نے غول بیابانی بن کر پھر لوگوں کو اس چشمۂ ہدایت اور منبع خیر و فلاح سے دور رکھنے کے لئے از سر نو زور لگانا شروع کیا ہے۔ چنانچہ ایسی ہی شر انگیز کوششوں کے نتیجہ میں بعض ایسے امور سرزد ہوئے ہیں جو کسی صورت میں قابل تحسین قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ مثلاً قصور میں پالا شاہ اور کراچی میں نتھو رام کا قتل بعض ایسی ہی تصانیف کے باعث ہوا ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں دشنام طرازی یا بدگوئی پر مشتمل تھیں۔ صوبہ مدراس میں بھی ایسی ہی بے ہودگی بہت ساری بدامنی پیدا کر چکی ہے۔ جو سب ثبوت ہیں اس امر کا کہ ابھی تک اس بدنصیب ملک میں بعض ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو اپنی کور باطنی یا کم علمی کی وجہ سے اس عظیم المرتبت ہستی کی حقیقی شان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اور بعینہٖ اس طرح جس طرح ایک مریض اندرونی فساد کے باعث دودھ اور دیگر ایسی ہی بیش قیمت۔ اور مفید اشیاء کو نہایت کراہت اور ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور ایسی اعلےٰ درجہ کی اغذیہ اس کے نزدیک ہر قسم کی خوبیوں سے خالی اور تمام نقائص سے لبریز نظر آتی ہیں۔ اسی طرح بعض کوتاہ اندیش رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات میں جو سراسر خیر و خوبی کا مجموعہ اور رحمت و برکت کا مجسمہ ہے۔ اپنے باطنی نقص کی وجہ سے نقائص تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں:۔

احباب جماعت کا فرض

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اس پر کس قدر بڑی ذمہ داری ہے۔ اور جلسہ ہائے سیرت کو جو اس ذمہ داری کی ادائیگی کا ایک نہایت ہی کامیاب اور مؤثر ذریعہ ہیں۔ کامیاب بنانے کے لئے کس قدر تیاری اور اہتمام کی ضرورت ہے۔ یاددہانی کے طور پر یہ سطور عرض کی گئی ہیں وقت اس قدر تھوڑا رہ گیا ہے۔ کہ مزید یاددہانیوں کے انتظار میں اسے ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے تمام دوست فی الفور اپنے اپنے ہاں اعلےٰ سے اعلےٰ پیمانہ پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ کہ غیر مسلم اصحاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کا موقعہ مل سکے:۔

مجلس احرار کا عیسائی نمائندہ

مجلس احرار جس قسم کے مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اور جس قسم کے مسلمانوں کو یہ جمہور مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے پبلک اور سرکاری ادارات میں بھیجنا چاہتی ہے۔ اس کے متعلق حال میں ایک نہایت دلچسپ انکشاف اخبارات میں آیا ہے :۔

ان دنوں بلدیہ لاہور کے الیکشن کے لئے امیدواروں کی درخواستیں پیش ہو رہی ہیں۔ مسلم سٹی وارڈ حلقہ بارود خانہ سے میاں امیر الدین صاحب بلا مقابلہ منتخب ہوا کرتے تھے۔ لیکن اب کے میاں صاحب موصوف نے چونکہ انتخاب اسمبلی میں خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب کی امداد کی۔ اس لئے مجلس احرار نے اس حلقہ سے اپنا ایک امیدوار ان کے مقابل پر کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن احرار کا یہ فعل خود ان کے لئے جس قدر بدنامی اور رسوائی کا موجب ہوا ہے اسے دیکھتے ہوئے وہ یقیناً اپنے اس فیصلہ پر پشیمان ہوں گی :۔

میاں امیر الدین صاحب نے احراری امیدوار کے متعلق اعتراض کیا۔ کہ وہ سرے سے مسلمان ہی نہیں۔ بلکہ عیسائی ہے۔ احراری نے اس سے انکار کیا۔ تو میاں صاحب نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کئی ایک معزز عیسائی بطور گواہ پیش کر دیئے۔ ریورنڈ سائیں داس کرسچن مشنری نے شہادت دی۔ کہ اس نے ۱۹۳۵ء میں بمقام راولپنڈی اس شخص کو بپتسمہ دیا تھا۔ پادری ٹھاکر داس نے کہا کہ یہ شخص جولائی ۱۹۳۴ء تک نولکھا چرچ کا باقاعدہ ممبر رہا ہے۔ اور برابر چندہ دیتا رہا ہے پرنسپل ایف۔ سی کالج نے کہا۔ کہ انہوں نے امیدوار مذکور کو اپنے کالج میں عیسائی ہونے کی وجہ سے ملازم رکھا ہوا تھا۔ تخفیف کی وجہ سے جب اسے علیحدہ کیا گیا۔ تو اس نے ایک خط میں مجھے لکھا۔ کہ میں اسلام کو چھوڑ کر عیسائی ہوا تھا۔ مگر پھر بھی میرے روزگار کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا :۔

ایک لون سوسائٹی کے سکرٹری نے بیان کیا۔ کہ ہماری سوسائٹی صرف عیسائیوں کو قرضہ دیتی ہے۔ اور امیدوار مذکور کئی بار اس سوسائٹی سے قرض لے چکا ہے اور اس قدر شواہد کے بعد احراری امیدوار نے بھی دبی زبان سے اقرار کر لیا۔ کہ میں نوکری کی خاطر عیسائی ہوا تھا۔ مگر حقیقت میں مسلمان ہی ہوں۔ لیکن بپتسمہ لینے کے بعد "حقیقت میں مسلمان" ہونے کے چونکہ کوئی معنے نہیں اس لئے الیکشن آفیسر نے احراریوں کے نمائندہ کو عیسائی قرار دے کر اس کے مسلم حلقہ سے کھڑا ہونے کی درخواست مسترد کر دی :۔

اس ایک واقعہ سے ہی ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ احرار اور ان کے نمائندے کس قماش کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور اسلام کی قیمت ان کے نزدیک کیا ہوتی ہے۔ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر پر شور و شر سے آسمان سر پر اٹھانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں مونہہ تو ڈالیں۔ اور سوچیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کو جو صریح طور پر بپتسمہ لے کر عیسائی ہو چکے ہوں۔ مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے منتخب کرتے ہیں۔ تو جناب چودھری صاحب کے انتخاب پر اس قدر چیخنے۔ چلانے اور شور و شر کرنے کا انہیں کیا حق ہے۔ کیا وہ چاہتے ہیں۔ کہ ایسے ہی مسلمان ہر جگہ مسلمانوں کی نمائندگی کریں۔ جس قسم کا انہوں نے بلدیہ لاہور کے لئے تجویز کیا تھا :۔

"زمیندار" پریس کی ضبطی

اخبار "زمیندار" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ۔ اور جماعت کے دیگر بزرگوں کے متعلق جس ذلیل اور کمینہ رنگ میں بے ہودہ سرائی اور اشتعال انگیزی کرتا رہتا ہے۔ اسے کوئی شریف انسان پسند نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کی طبیعت اور فطرت اس قدر مسخ ہو چکی ہے۔ کہ وہ تہذیب و شرافت کی تمام قیود سے آزاد ہے :۔

اس کے ایک لمبے عرصہ کی گندہ دہنی اور دشنام طرازی کے بعد کچھ عرصہ ہوا۔ حکومت نے ایک نہایت ہی دل آزار۔ اور بے ہودہ مضمون کی بنا پر اس سے تین ہزار اور اس کے پریس سے ایک ہزار کی ضمانت طلب کی تھی۔ لیکن اس ضمانت طلبی کی خبر شائع کرتے ہوئے اس نے پھر وہی ذلیل حرکت کی۔ یعنی اس مضمون کو جس کی بنا پر اس سے ضمانت مانگی گئی تھی۔ من وعن دوبارہ درج اخبار کر دیا۔ بلکہ اس میں اور بھی بعض حد درجہ اشتعال انگیز اور فتنہ خیز الفاظ کا اضافہ کر دیا۔ اس پر حکومت پنجاب کو مخاطب کرتے ہوئے ہم نے ۲۵ اکتوبر کے پرچہ میں لکھا تھا۔ کہ "اگر اس نے زمیندار کے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۴ء کے مضمون کو جو نقاش کے قلم سے بعنوان "پھر وہی بلول کا گدھا" شائع ہوا۔ اس لئے قانون مطابع ہند کے ماتحت قابل گرفت قرار دیا ہے۔ کہ اس میں لاکھوں کی جماعت کے مذہبی اور روحانی پیشوا کے متعلق نہایت ہی ہتک آمیز اور دل آزار الفاظ لکھے گئے ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس گرفت کے بعد اسی "زمیندار" نے جب پہلے سے بھی زیادہ بے باکی کے ساتھ اور پہلے سے بھی زیادہ عریاں طور پر اسی قسم کے صبر شکن اور ناقابل برداشت الفاظ پھر استعمال کئے ہیں۔ تو اس کے متعلق زیادہ مؤثر قانونی کارروائی نہ کی جائے"!

یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ حکومت نے اس طرف توجہ کر کے اپنا فرض ادا کیا۔ اور دوبارہ اس خباثت کے ارتکاب کی بنا پر اس کا پریس ضبط کر لیا ہے۔ "زمیندار" نے یہ ایک قسم کی تجارت شروع کر رکھی ہے۔ کہ اپنی بدباطنی کے مظاہرہ کے لئے اخبار میں کبھی حکومت کے خلاف۔ اور کبھی پبلک میں سے کسی فرد یا جماعت کے خلاف ایسی بے ہودہ سرائی کرتا رہتا ہے۔ جو قانون کی زد میں آتی ہو۔ اور جب قانون کے مقتضیٰ کو پورا کرنے کے لئے حکومت اس سے ضمانت طلب کرتی۔ یا پہلی ضمانت کو ضبط کرتی ہے۔ تو پھر یہ اپنی مظلومیت۔ اور خدمت قوم کی راہ میں نقصانات کی دردناک داستانیں سُنا سُنا کر اس سے کئی گنا غریب مسلمانوں سے وصول کر لیتا ہے جس کے معرفت کا سب کو علم ہے۔ چنانچہ یہی چال اب بھی چلی جا رہی ہے۔ ایک پُرانے پریس کی دو مشینوں اور چند پتھروں کی ضبطی کو بیس ہزار روپیہ کا نقصان قرار دیا جا رہا ہے۔ جس کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ فاقہ کش قوم سے جو کچھ ہتیا جا سکے۔ ہتیا لیا جائے۔ اور اس آڑ میں پھر داد عیش و عشرت دینے کے سامان فراہم کر لئے جائیں :۔

لیکن چار ہزار کی ضمانت کو مہیا کرنے کے لئے زمیندار نے جس طرح منتیں کیں۔ اور ناک رگڑی۔ اس کے باوجود مسلمانوں نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا۔ وہ بتا رہا ہے کہ اب مسلمان بہت حد تک اس کی اصلیت معلوم کر چکے ہیں۔ اور اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر اپنے اموال برباد کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ہمیں کامل امید ہے کہ ایک نئے پریس کی خرید کے لئے اب اس کی طرف سے جو اپیلیں کی جا رہی ہیں۔ ان پر کان دھر کر مسلمان خواہ مخواہ زیر بار نہ ہونگے۔ ایسے لوگوں کو روپیہ دے کر انہیں ملک کے مذاق کو بگاڑنے اور نوجوانوں میں بداخلاقی کا مرض پیدا کرنے کا موقعہ بہم پہونچانا کسی طرح بھی قرین دانشمندی نہیں۔ ضمانت طلبی اور پریس کی ضبطی اس کے لئے تو ایک سُود مند تجارت ہے۔ لیکن مسلمانوں کے لئے ہر لحاظ سے سخت نقصان دہ اور خطرناک :۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

چند سوالات کے جواب

نمازیں کس بنار پر علیحدہ کی گئیں

سوال: یہ حدیث کہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث ہر مکفر کی اقتدار میں نماز ممنوع ہوئی۔ کیا اس حدیث پر تیرہ سو سال کے مجددوں اور اولیاء اللہ نے بھی کبھی عمل کیا۔ ان پر تو کفر کے فتوے لگتے رہے۔ مگر ان کی تصانیف میں اس عاجز نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ مکفرین سے نمازیں جدا کرو۔ کیونکہ وہ بوجہ کفر کا فتوےٰ دینے کے خود کافر ہوگئے۔ میرے خیال میں نماز کو الگ کرنا بوجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام نبوت پر فائز ہونے کے ہے۔ نہ بوجہ اس حدیث کے۔

جواب۔ یہ سوال تو میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر آپ کا اعتراض صحیح ہو۔ تو اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نعوذ باللہ جھوٹ کا الزام آتا ہے۔ ہاں اس بات میں میں متفق ہوں۔ کہ یہ دونوں وجہیں مخالف نہیں۔ اور اگر صرف آپ کی پیشکردہ صورت کو لیا جائے۔ تو پھر حضرت صاحب پر الزام آتا ہے۔ جس حدیث کی بنار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نمازیں علیحدہ کی ہیں۔ وہ اماماکم منکم والی حدیث ہے۔ اور وہ پہلے محدثین پر چسپاں ہی نہیں ہو سکتی۔ یہ بات ان میں موجود ہی نہ تھی۔ تو پھر وہ اس کی بنار پر اپنی نمازیں کس طرح علیحدہ کر سکتے تھے۔ یہ حدیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہے۔

احادیث کو پرکھنے کا معیار

سوال: حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے وحی میں گھبرا کر اپنے آپ کو اونچی جگہ سے گرانے کی کوشش کی۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

جواب۔ الفاظ ظاہر ہیں۔ مطلب کیا ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس حدیث کو صحیح سمجھا جائے۔ میں عام مسلمانوں کے خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس حدیث کو خطابی جواب کے طور پر استعمال کروں تو اور بات ہے۔ ورنہ اصل مفہوم کے لحاظ سے میں اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ہتک سمجھتا ہوں۔ اور کبھی بھی اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ اس سے تو لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ نبی کریم صلعم کبھی خودکشی پر تیار ہو گئے تھے۔ ہمارے لئے تو نبی کریم سب سے مقدم ہیں۔ ہمیں راویوں اور کتابوں سے کیا تعلق۔ کوئی راوی ہو۔ کوئی کتاب ہو۔ اگر آنحضرت صلعم پر حملہ ہو۔ تو ہم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہر وہ روائت جو قرآن شریف کے مطابق ہو۔ اور اس سے رسول کریم صلعم کی عظمت ثابت ہوتی ہو۔ وہ ہمارے لئے واجب القبول ہے۔ اور جن روایتوں میں قرآن کریم کے مضمون کی تردید یا تخفیف ہوتی ہو۔ یا رسول کریم صلعم کی ہتک ہوتی ہو۔ ایسی حدیثوں کی نہ ہم نے کبھی پہلے پروا کی۔ نہ اب کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک لطیفہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے۔ کوئی راجا تھا۔ اس نے کسی دن بینگنوں کا بھرتہ کھایا تھا۔ اور اسے بہت مزیدار معلوم ہوا۔ اس نے کہیں تعریف کی۔ کہ بینگن بڑی اچھی چیز ہے۔ تو درباریوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ حضور بینگن کے کیا کہنے ہیں۔ طب کی کتابوں میں اس کے بڑے بڑے فوائد لکھے ہیں۔ اور جو جو طب کی کتابوں میں بینگن کے فوائد لکھے ہوئے تھے۔ وہ سب اس نے بیان کئے۔ آخر میں کہنے لگا۔ کہ حضور اس کی شکل بھی کیسی عجیب ہے بالکل یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے کوئی صوفی سبز عمامہ پہن کر گوشۂ تنہائی میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا ہو۔

کچھ دنوں کے بعد راجہ صاحب کو بینگنوں کی کثرت سے بواسیر کی شکایت ہوگئی۔ پھر انہوں نے دربار میں ذکر کیا۔ کہ بینگن بہت بری چیز ہے۔ پھر وہی شخص کھڑا ہو گیا۔ اور کہا۔ کہ معمولی سے معمولی طب کی کتابوں میں اس کے بڑے بڑے نقصان لکھے ہوئے ہیں۔ اور جتنی طب میں اس کی برائیاں تھیں سب گنا دیں۔ اور آخر میں کہنے لگا۔ کہ حضور اس کی شکل بھی کیسی منحوس ہے۔ بیل سے لٹکا ہوا یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے ہاتھ منہ کالے کر کے چور کو پھانسی پر لٹکا دیں۔ کسی درباری نے پیچھے سے ٹوکا۔ کہ بندۂ خدا کچھ تو خوف کرو۔ اس دن تو تعریف کرتے تھے۔ تو آج مذمت کیوں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میاں میں راجہ کا نوکر ہوں۔ بینگن کا تھوڑا ہوں۔ پس ہم محمد رسول اللہ صلعم کے متبع ہیں۔ نہ محدثین کے متبع ہیں۔ نہ فقہاء کے متبع ہیں۔ جس فقیہہ کا قول رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنیوالا ہو۔ اس کو اٹھا کر ہم پھینک دیں گے۔ اور ایسا ہی جس حدیث میں نبی کریم صلعم کی توہین ہو۔ اس کو بھی ہم اٹھا کر پھینک دیتے ہیں۔

جب مجتہد اپنے اجتہاد سے رسول کریم صلعم کا اعزاز قائم کریگا تو ہم اس کی عزت کریں گے۔ ایسا ہی جب حدیث محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرے گی۔ تو ہم اس کو نظر احترام سے دیکھیں گے۔ لیکن جو مجتہد اور جو حدیث نبی کریم صلعم کی شان کے خلاف کہے۔ اسے ہرگز نہیں مانیں گے۔ ہمارے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں کافی روشنی حدیثوں کے پرکھنے کے لئے رکھی ہے۔ وہ حدیث کے پرکھنے کے لئے بھی ہمارے کام آتی ہے۔ اور اجتہاد کے پرکھنے کے لئے بھی جسکو خدا نور دے۔ اس کو کیا ضرورت ہے۔ کہ اندھیرے میں بھٹکتا پھرے۔

مجاہدات زہد اور توکل

سوال: سلف صالحین میں زہد مجاہدات اور توکل کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ آج کل کم ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب۔ زہد مجاہدات اور توکل یہ تین لفظ ہیں۔ ان تین لفظوں میں سے ایک ظاہر پر دلالت کرتا ہے۔ اور دو باطن پر دلالت کرتے ہیں۔ یعنے مجاہدات اعمال سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کا ایک حصہ ظاہر سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ایک باطن سے۔ زہد توکل کا تعلق قریباً قریباً باطن ہی کے ساتھ ہے۔ مجھے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے علم بخشا ہے۔ گو اس کے مطابق کئی دفعہ لوگوں کے دلوں کے حالات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ابتک مجھے کوئی نسخہ ایسا نہیں ملا۔ کہ جس سے ہر شخص کا حال معلوم کر سکوں۔ کہ زہد اور توکل کے ساتھ اس کا کہاں تک تعلق ہے۔ نہ معلوم آپ کو کیونکر معلوم ہوا۔ کہ لوگ آج کل زہد اور توکل کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ زہد اور توکل کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فارسی کے ایک فقرہ سے کر دی۔ دست در کار دل بایار یعنے گو ہاتھ کام میں ہوں۔ مگر دل میں یار ہو۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ہزارہا آدمی اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔

سب سے بڑا مجاہدہ

باقی رہا مجاہدہ قرآن کریم میں وضاحت کے ساتھ سب سے بڑا مجاہدہ علوم قرآنیہ کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام قرار دیا گیا ہے۔ مجھے تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنی جماعت میں بہت سے آدمی ایسے نظر آتے ہیں۔ جو اس مجاہدہ میں پوری طرح سے حصہ لے رہے ہیں۔ ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت بھیڑ چال والے مجاہدات نہیں کرتی۔ بھیڑوں کے متعلق یہ تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ جس جگہ گذر رہی ہوں۔ اگر دو تین کے آگے ایک رسی باندھ دی جائے۔ اور وہ اس کے اوپر سے کود کر گذریں۔ اور اس کے بعد اس رسی کو وہاں سے ہٹا دیا جائے۔ تو جتنی بھیڑیں پیچھے ہوں گی سب اس جگہ سے کود کر گذریں گی۔ وہ یہ نہیں خیال کریں گی۔ کہ رسی ہٹ گئی ہے۔ اور کودنے کی اب ضرورت نہیں رہی۔ یہی حال ان صوفیوں کے مجاہدات کا ہے۔ کہ جنکا ذکر آپ کے دل میں خلش پیدا کر رہا ہے

ایسے متقررہ مجاہدات نے ہی مسلمانوں کو تباہ کیا ہے۔ مسلمانوں پر لڑائیوں کا وقت آیا۔ تو بیٹھے تسبیحیں پھیرتے رہے۔ نمازوں کے وقت تلواریں صاف کرتے ہیں۔ کسی وقت مسلمانوں کو کمزور دیکھ کر کسی نے کہہ دیا۔ کہ مسلمانوں کو مضبوط ہونا چاہیئے۔ کھانا پینا چاہیئے۔ اور اکھاڑہ کرنا چاہیئے۔ تو سب لگ گئے۔ پھر جنگیں ختم بھی ہوگئیں۔ دشمن زیر بھی ہوگیا۔ عبادت اور ذکر کا وقت آگیا مگر وہ ڈنٹر پیلتے چلے جاتے ہیں اور اکھاڑے سے نکلنے کا نام ہی نہیں لیتے *

مجاہدہ کا صحیح مفہوم

اسی آنے والی مصیبت کو ملحوظ رکھ کر نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ الامام جنۃ یقتل من ورائہ۔ یہ امام کا کام ہے کہ بتائے اس وقت کس مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ جس شخص کو چاہے مالی قربانی پر لگائے۔ جس کو چاہے جانی قربانی پر لگا دے۔ جس کو چاہے وطن سے باہر بھیج دے۔ جسکو چاہے وطن میں رکھے۔ جس کو چاہے ایک قسم کے کاموں سے بدل کر دوسرے کاموں پر لگا دے۔ اگر اس طرح پر معقول مجاہدہ نہ ہو۔ تو وہ مجاہدہ نہیں لعنت ہے۔ جس سے قوم تباہ ہوجاتی ہے۔ انہی مجاہدوں کی بدولت کئی لاکھ آدمی پنجاب میں نکمے ہیں۔ کہیں داردوں میں بیٹھے بھنگیں پی رہے ہیں۔ کہیں مسجدوں میں بیٹھے چلہ کشیاں کر رہے ہیں۔ نہ ان کو ہوش کہ اسلام کی کیا حالت ہے نہ ان کو مسلمانوں کی حالت کا علم ہے۔ اگر یہ تباہ کرنے والے مجاہدے نہ ہوتے۔ تو یہ لاکھوں آدمی اسلام کے بہادر سپاہی بن کر اسلام کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتے۔ اگر امام کہے۔ اپنی کمریں کھول دو۔ اور نرم بستروں پر لیٹ جاؤ۔ تو یہی سب سے بڑا مجاہدہ ہے۔ اگر امام کہے۔ کہ بھوکے پیاسے خاردار راستوں سے گذر کر متفرق منزلوں پر چلے جاؤ۔ تو یہی مجاہدہ ہے۔ مجاہدہ وہی ہے۔ جس کا امام مطالبہ کرے۔ جس کا امام مطالبہ نہ کرے۔ وہ مجاہدہ نہیں ہے۔ اگر مسلمانوں کی بدقسمتی سے کسی وقت ان میں امام نہ رہے۔ تو پھر مجاہدہ وہ ہے۔ جس کا اسلام اس وقت بزبانِ حال مطالبہ کرے۔ جب کسی شخص کی قال کی زبان کاٹ دی جائے۔ تو پھر حال کی زبان پر اکتفا کیا جاتا ہے *

جس قوم سے امام اٹھ گیا۔ اس کی زبان کاٹی گئی۔ ان بدقسمتی کے دنوں میں اسے زبانِ حال سے سبق حاصل کرنا ہوگا مگر بہرحال مجاہدہ وہی ہوگا۔ جو کہ اس حکم قرآن کے مطابق ہو۔ کہ جہاں سے بھی نکلو۔ تم اپنی توجہ مکہ کی طرف کرو۔ مجاہدہ صرف وہی حالت کہلائیگی۔ جو اسلام کی اس وقت کی پراگندہ حالت کو درست کرنے میں مدد دے۔ جو اس کی کٹی ہوئی زبان کو قائم کرنے میں مدد دے۔ جس فعل سے یہ نتیجہ نہیں پیدا ہوسکتا۔ وہ نہ خدا کے نزدیک مجاہدہ ہوگا۔ اور نہ کسی عاقل کے نزدیک مجاہدہ ہوگا *

نمازوں میں سست احمدی کا جنازہ

سوال۔ ایسا احمدی جو کبھی نمازیں پڑھتا ہے۔ اور کبھی نہیں پڑھتا۔ اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ جو شخص اپنے آپ کو مومن کہتا ہو۔ اور ہمیں یہ معلوم ہو۔ کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے۔ اور اپنی کمزوریوں سے توبہ کرتا رہتا ہے۔ اور ان کے دور کرنے کی جدوجہد کرتا ہے۔ ایسے آدمی کا جنازہ ہم ضرور پڑھ لیں گے۔ اور اگر کوئی شخص کسی نماز کی قیمت کا قائل نہیں۔ اور رسماً سب نمازیں پڑھتا ہو۔ تو میرے نزدیک اس کا جنازہ جائز نہیں۔ کیونکہ وہ پشیمان نہیں۔ اور غفلت کو دور نہیں کرتا۔ پس جو شخص خود خدا تعالیٰ کے گھر میں داخل نہیں ہونا چاہتا۔ ہم اس کو کس طرح داخل کر سکتے ہیں

بے ہودہ سوالات نہیں کرنے چاہئیں

سوال۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کنجریوں کا جنازہ پڑھنا درست تھا۔

جواب۔ نہ کنجریوں سے آپ کو کوئی واسطہ ہے۔ نہ ایسے بے ہودہ سوالات میں پڑھنے کی آپ کو ضرورت ہے۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ لاتعلق باتوں میں دخل دینا ایمان کی علامت نہیں کیا ان پرانے زمانے کی کنجریوں نے آپ سے درخواست کی تھی۔ کہ آپ ان کا جنازہ پڑھیں۔ کہ آپ کو فکر پڑ گئی *

نحوست اور برکت

سوال ریاست جموں کے بعض علاقوں میں مندرجہ ذیل امور کو بہت منحوس سمجھا جاتا ہے۔

۱۔ اگر بھینس بدھ کے روز پہلی دفعہ بچہ دے۔ تو مالک سمجھتا ہے۔ کہ مصائب کی گھٹائیں امنڈی چلی آرہی ہیں۔

۲۔ اگر بھینس دودھ دیتے وقت پیشاب کرے۔ تو اسے منحوس خیال کیا جاتا ہے۔

۳۔ اگر کسی عورت کو پہلی دفعہ اپنے والدین کے ہاں بچی پیدا ہو۔ تو وہ عورت اپنے والدین کے حق میں سخت منحوس متصور ہوتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ اس سے والدین کا گھر تباہ ہوجاتا ہے

جواب۔ سب لغو باتیں ہیں۔ کوئی منحوس نہیں۔ خدا تعالیٰ نے جو دن بنائے ہیں۔ آخر کسی دن تو حاملہ نے بچہ دینا ہے۔ پھر ماں باپ نے کیا قصور کیا کہ بچہ تو دے لڑکی اور مصیبت آئے ماں باپ پر۔ یہ سب توہمات ہیں۔ اصل نحوست خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ جس پر خدا تعالیٰ ناراض ہو۔ اس کا سب کچھ منحوس ہے۔ اور جس پر خدا تعالیٰ خوش ہو۔ اس کا سب کچھ مبارک ہے *

نیند اور روح

سوال۔ نیند میں روح کیا کرتی ہے۔ **جواب۔** جو جاگتے وقت

کیونکہ روح کا تعلق جسم کے ساتھ نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں یکساں ہے۔ دن کے وقت بھی روح کا کام جسم کو زندہ اور قابل عمل رکھنا ہے اور سونے کے اوقات

وقت بھی روح کا کام جسم کو قابل عمل اور زندہ رکھنا ہے

ہاں قرآن شریف سے اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نیند کے وقت روح کا تعلق ایک حد تک توڑ دیا جاتا ہے۔ اور نیند کے وقت جسم میں وہ قوت عملیہ باقی نہیں رہتی۔ جو بیداری میں ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کا جگہ سے تعلق نہیں

سوال۔ غیر محدود خدا کیا ناپاک جگہوں میں بھی ہے۔

جواب۔ اس کے لئے جگہ کا سوال نہیں۔ جگہ تو بندوں کے لئے ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے نہیں۔ جگہ سے تو خدا تعالیٰ محدود ہوجائیگا اور یہ ناپاکی اور پاکیزگی نسبتی چیزیں ہیں۔ ایک چیز آپ کے لئے پاک ہے۔ مگر دوسرے کے لئے وہی چیز ناپاک ہوتی ہے یہی حال دوسرے جانوروں کا بھی ہے۔ حیض کا خون آپ کے لئے ناپاک ہے۔ مگر بچہ کی غذا ہے۔ وہ پلتا ہی اس سے ہے۔ پاخانہ پیشاب آپ کے لئے ناپاک ہیں۔ مگر گیہوں اور ہر قسم کی ترکاریوں کے لئے وہ ایک پاک غذا ہے۔ سب عمدہ کھیتیاں اسی سے پرورش پاتی ہیں۔ یہی پاخانہ کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا ناپاک ہوجاتا ہے۔ اور اس کو دھونا پڑتا ہے۔ مگر ساگ پات۔ شلجم۔ مولی۔ گوبھی آپ کھاتے ہیں۔ تو آپ کے لئے پاک بن جاتا ہے۔ پس یہ کہنا کہ یہ جگہ پاک اور یہ ناپاک ہے۔ یہ ایک نسبتی چیز ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نسبت سے یہ ایک بے معنی سوال ہے۔

بچہ کا ہنسنا اور رونا

سوال۔ چھوٹا بچہ کبھی ہنستا کبھی روتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے

جواب۔ اس لئے کہ کبھی اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور کبھی آرام جو آپ کے رونے اور ہنسنے کی وجہ ہے۔ وہی اس کی ہے۔ اگر آپکو معلوم نہ ہو۔ تو کسی ماں سے پوچھ لیں۔ جب بچہ روتا ہے۔ تو جھٹ دودھ پلاتی ہے۔ کبھی گرمی کبھی سردی کبھی بیماری اور کبھی اندھیرے سے وہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔ تو روتا ہے۔ کیا آپ نے سوتے سوتے لوگوں کو خوش اور مغموم نہیں دیکھا۔ غالباً آپکو یہ خیال ہوگا۔ کہ لوگ ہنستے اور روتے صرف باتیں سنکر ہیں چونکہ بچہ باتیں نہیں سمجھتا۔ اس لئے اس کو ہنسنا اور رونا نہیں چاہیئے۔ لیکن یاد رکھیں کہ بغیر باتوں کے بھی لوگ ہنسا رلا دیتے ہیں۔ آپ اپنے کسی دوست کو کبھی گدگدی کریں۔ اور کبھی چٹکی کاٹیں۔ تو بغیر بولے کے وہ ہنس بھی پڑے گا۔ اور تکلیف بھی محسوس کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ حقیقی نبوت کا تھا۔ یا اس طور پر کہ جس طرح بہادر کو شیر کہا جاتا ہے۔

جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اس طور پر تھا۔ کہ جسطرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کو جائز قرار دیا۔ اور جسکا جواز قرآن شریف سے ثابت ہے

ہوتا ہے یعنی ایسی نبوت جو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فرمانبرداری کے نتیجہ میں ملتی ہے اور جس نبوت کی غرض قرآن کی خدمت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی فیوض کو جاری رکھنا ہوتا ہے۔ ایسی نبوت جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری سے باہر ہو جاتی ہے۔ وہ بہادر کو شیر کہنے کے مطابق ہو یا اس سے بھی کم ہم اس کو جائز نہیں سمجھتے۔ اور ایسی نبوت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کے نتیجہ میں ملے۔ اور جس کی غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض کو جاری رکھنا اور آپ کے درجات کو بلند کرنا ہو وہ خواہ کتنی بھی بڑی ہو۔ ہم اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ جتنی بڑی ہوگی اتنا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بلند ہوگا۔ لوگوں کو یہ فکر پڑی ہے۔ کہ لفظ نبی یا لفظ رسول کہاں بولا جاتا ہے اور کہاں نہیں مگر ہمیں یہ فکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان جاری ہے اور درجہ بلند ہوتا رہے۔ ان لفظی بحثوں میں پڑنے کو ہمارا تو دل نہیں کرتا اور نہ ہم اس کی کچھ قیمت سمجھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حج

سوال:۔ کوئی حوالہ پیش کریں کہ کسی مجدد یا مہدی نے حج نہ کیا ہو۔

جواب:۔ اس کی ضرورت مجھے نہیں کہ میں آپ کو بتاؤں۔ کہ کس کس مجدد یا مہدی نے حج کیا اور کس کس نے نہ کیا یہ ان کی جماعتوں سے دریافت کریں۔

میں آپ کو اپنے تجربہ کی بنا پر بتا سکتا ہوں کہ جس وقت وہ لوگ جو اپنے گھروں میں بیٹھ کر ایک منٹ کے لئے بھی خدا اور اس کے دین کی فکر نہیں کیا کرتے تھے۔ جن کے دن اور رات اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے تعیش میں خرچ ہوتے تھے۔ جنہوں نے اسلام کو اسی طرح علیحدہ چھوڑ دیا تھا جس طرح کوفہ والوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ جب وہ صرف حاجی کہلانے کے لئے اور لوگوں سے جھوٹی عزتیں حاصل کرنے کے لئے اپنی عمر میں سے صرف تین یا چار مہینے حاجی کے خطاب کے حصول کے لئے حج کے لئے جایا کرتے تھے۔ تو ہم دیکھتے تھے کہ نہ صرف حج کے دنوں میں بلکہ سال کے بارہ مہینوں میں اور نہ صرف دن کے وقت بلکہ رات کو بھی اور پھر اپنے لئے نہیں بیوی بچوں کے لئے نہیں۔ دوستوں کے لئے نہیں قوم کے لئے نہیں ملک کے لئے نہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ صرف خدا اور اپنے رسول کے لئے اسلام کی عزت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت کے استواء کے لئے اپنی گھڑیوں کو کلی طور پر خرچ کیا کرتے تھے۔

آپ کے نزدیک وہ شخص جو حاجی کہلانے کے لئے اپنی عمر میں سے صرف تین مہینے گھر چھوڑا جاتا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متبع ہے لیکن جو شخص ہر وقت ہی مکہ اور مکہ والے کے گرد گھوم رہا ہے وہ حاجی نہیں ہے صرف ظاہر بینوں کے ڈر کے مارے کہ وہ صرف چھلکے کو دیکھتے ہیں اور مغز کو نہیں دیکھتے۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ لیکن میری روحانی آنکھ دیکھ رہی ہے کہ انہوں نے ہزاروں حج کئے۔ مگر میں ظاہر بینوں کو کس طرح دکھاؤں۔

نجات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

سوال۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو برا نہ کہے مگر نبی بھی نہ سمجھے کیا اس کی نجات ہوگی یا نہیں۔

جواب:۔ نجات دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے نہ کہ میرے اختیار میں ہر شخص کی نجات اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگی۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی حد بندیاں کرنے والا کون ہوں۔ جو خادم اپنے آقا کے حقوق اور اختیارات مقرر کرے۔ اس سے زیادہ بیوقوف کون ہو سکتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے عائشہ میری نجات بھی خدا کے فضل سے ہوگی۔ میں کون ہوں کہ کہوں کہ میری یا آپ کی نجات عمل سے ہوگی۔ ہمارے لئے اپنے کام بہت ہیں اور ہمارے لئے یہی بہتر ہے کہ ہم خدا کے کام خدا پر چھوڑ دیں

جماعت سعد اللہ پور ضلع گجرات کا قابل قدر نمونہ

سعد اللہ پور ضلع گجرات میں ایک زمیندار احمدیہ جماعت ہے جس کے ۲۲ ممبر ہیں۔ اور خدا کے فضل سے تمام ہی اخلاص سے پر ہیں۔ ہر ایک احمدی اپنا چندہ باشرح ادا کرتا ہے اور کوئی نادہند نہیں۔ مردوں کے علاوہ اس جگہ کی عورتیں بھی خاص طور پر دیندار اور مخلص ہیں۔ اور بڑے جوش سے تبلیغ کرتی ہیں۔ اس جماعت کے عہدہ دار خاص اخلاص رکھنے والے ہیں۔ جس کی وجہ سے جماعت بھی ان کے اخلاص کی وجہ سے ساتھ ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ مولوی غلام علی صاحب سیکرٹری مال۔ خاص قربانی کرنے والے مخلصین میں سے ہیں سلسلہ کے کام کو محنت اور شوق سے انجام دیتے ہیں اور اپنی آمد سے 1/4 حصہ وصیت میں بھی ادا کرتے ہیں۔ اس جماعت کی بیداری میں مولوی صاحب موصوف کی کوشش خاص طور پر قابل شکریہ ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ جس جماعت کے عہدہ دار اپنے اخلاص اور مالی قربانی میں ممتاز ہوں۔ اور نیز جماعت کے کام کو محنت اور شوق سے کرتے ہوں تو وہ جماعت بھی ان کے رنگ میں رنگین ہو جاتی ہے۔ اس لئے جماعت کے عہدہ داروں کے انتخاب میں اس امر کو اگر ملحوظ رکھا جائے۔ تو بہت ہی مفید ہو سکتا ہے۔ (ناظر بیت المال۔ قادیان)

جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی لفظی تصویر

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب جو اپنے اخبار منادی میں ہر ہفتہ بعض لیڈروں کی لفظی تصویریں پیش کیا کرتے ہیں۔ ۲۴ اکتوبر کے پرچہ میں "چودھری ظفر اللہ خان" کے عنوان سے آپ کی تصویر باین الفاظ کھینچتے ہیں۔

"دراز قد۔ مضبوط اور بھاری جسم۔ عمر چالیس سے زیادہ گندمی رنگ۔ چوڑا چکلا چہرہ، فراخ چشم۔ فراخ عقل، فراخ علم اور فراخ عمل، قوم مسلمان، عقیدہ قادیانی۔ چپ رہتے ہیں اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر اور بہت احتیاط کے ساتھ پورا تول کر بولتے ہیں۔

سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں وزیر اعظم، وزیر ہند اور وائسرائے اور سب سیاسی انگریز ان کی قابلیت کے مداح ہیں اور ہندو لیڈر بھی با دل ناخواستہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے مگر بڑا ہی دانشمند حریف ہے اور بڑا ہی کارگر حریف ہے۔ گول میز کانفرنس میں ہر ہندو اور ہر مسلمان اور ہر انگریز نے چودھری ظفر اللہ خان کی لیاقت کو مانا اور کہا۔ کہ مسلمانوں میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بے کار بات زبان سے نہیں نکالتا اور نئے زمانہ کے پالٹیکس پیچیدہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو وہ چودھری ظفر اللہ ہے۔ میاں سر فضل حسین قادیانی نہیں ہیں۔ مگر وہ اس قادیانی کو اپنا سیاسی فرزند اور سپوت بیٹا تصور کرتے ہیں۔ ظفر اللہ ہر انسانی عیب سے پاک اور بے لوث ہے۔

قطع تعلق کا اعلان

سیالکوٹ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک شخص محمد اقبال کا نکاح جس نے حال میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بیعت کی تھی۔ سردار بیگم بنت عائشہ نرس کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور لڑکی اور اس کی والدہ کے سوا کوئی احمدی اس میں شامل نہ تھا اور نکاح غیر احمدی مولوی سے پڑھوایا گیا ہے۔

چونکہ اس نکاح کے کرنے میں ان لوگوں نے جماعت کے نظام کو توڑا ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تا اطلاع ثانی کوئی فرد جماعت ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے۔ (ناظر امور عامہ)

بلادِ عربیہ میں احمدیہ پریس کا قیام

ماہوار رسالہ "البشریٰ" کا اجراء

احباب جماعت یہ پڑھ کر خوش ہوں گے۔ کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتہائے بلادِ عربیہ کو جبل کرمل پر احمدیہ پریس قائم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مسجد سیدنا محمودؓ اور مدرسہ احمدیہ کے افتتاح کے بعد احمدیہ لائبریری اور بک ڈپو کا قیام نیز مرکزِ تبلیغ کا بننا مسرت انگیز امور ہیں۔ لیکن احمدیہ پریس کا قیام بھی ازبس ضروری تھا۔ ہماری جماعت کی تعداد ابھی تھوڑی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفین پر ایک رعب ہے اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ مصر۔ فلسطین شام اور عراق کے اخبارات ہماری مخالفت کرنا اور احمدیت سے لوگوں کو نفرت دلانا اپنا اہم ترین کارنامہ شمار کرتے ہیں۔ ان اخبارات کے اعتراضات کے جوابات نیز سلسلہ تبلیغ کو باقاعدہ اور محکم کرنے کے لئے احمدیہ پریس کا ہونا نہایت ضروری امر تھا۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتب کی اشاعت تبلیغ کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتی ہے۔ اکثر اصحاب ہم سے حضور کی کتب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ لیکن جب دیکھتے ہیں۔ کہ لیتھو پریس پر ہندی حروف میں وہ کتب طبع شدہ ہیں تو عادتاً ایسی کتابوں کا مطالعہ عام طور پر ان ملکوں کے باشندوں بالخصوص نئے فیشن کے تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ پس یہ ایک نہایت اہم قومی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب عمدہ طور پر طباعت کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرے

ان دو ضرورتوں کے پیش نظر عربی مطبع کا قائم کرنا ہمارا فرض تھا۔ ایک ضرورت تو ساری جماعت احمدیہ سے متعلق ہے اور دوسری ضرورت ایک معنی سے مقامی ضرورت ہے۔ سو الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس فرض کو ادا کرنے کی ایک حد تک توفیق بخشی ہے۔ اواخر اگست ۱۹۳۴ء میں میں نے احباب کو پریس خریدنے کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک کی۔ اس وقت تک جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ پچاس پاؤنڈ سے کچھ زائد چندہ جمع ہو چکا ہے۔ چندہ دہندگان کی فہرست عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ ایک سیکنڈ ہینڈ مشین قاہرہ سے خریدی گئی ہے۔ حروف بالکل نئے خریدے گئے ہیں۔ سب سامان اس جگہ پہنچ چکا ہے۔ پریس قائم کرنے کے لئے زمین جماعت احمدیہ کبابیر نے پیش کی ہے۔ جس پر فی الحال گزارہ کے موافق مکان بنانا شروع کر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان سطور کے شائع ہونے تک پریس کام کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ حکومت فلسطین کی طرف سے پریس قائم کرنے کی اجازت مل چکی ہے۔ پریس کی مشین۔ حروف اور دیگر اشیاء پر اس وقت تک ستر پونڈ خرچ ہو چکے ہیں۔ مکان کے بنانے اور پریس کے درست کرنے کے اخراجات کا اندازہ ۲۵ - ۳۰ پاؤنڈ ہے۔ گویا کل لاگت ایک سو پاؤنڈ ہوگی۔ اس جگہ کے احباب کے وعدوں کو ملا کر کل رقم چندہ ۷۰ پاؤنڈ ہو جائیگی انشاء اللہ باقی رقم کے لئے اگر بعض دوسرے احباب اس کار خیر میں شرکت فرمائیں۔ تو ان کے لئے دائمی اجر کا موجب ہوگا۔ میں اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتا ہوں۔

اسی ضمن میں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خاکسار نے فلسطین گورنمنٹ سے باقاعدہ رسالہ جاری کرنے کے لئے اجازت حاصل کر لی ہے۔ اور جماعتہائے بلادِ عربیہ کے مشورہ کے مطابق اب یہ رسالہ ہر قمری مہینہ کی پہلی تاریخ کو ماہوار شائع ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور پہلا نمبر اس پروگرام کے مطابق یکم شوال ۱۳۵۳ھ یعنی اوائل جنوری ۱۹۳۵ء میں شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔ رسالہ کا سالانہ چندہ فلسطین میں چار شلنگ اور دیگر ممالک کے لئے پانچ شلنگ ہوگا۔ ہندوستان میں صرف تین روپیہ سالانہ چندہ ہوگا۔ لمبے نام کی بجائے اب آئندہ سے رسالہ کا نام "البشریٰ" ہوگا۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ اول تو اس رسالہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے مستقل۔ نافع للناس اور احمدیت کی اشاعت کا بہترین ذریعہ بنا دے۔ آمین دوم اس رسالہ کی خریداری منظور فرما کر ممنون فرمائیں۔ میں اس جگہ ان تمام دوستوں سے جو عربی جانتے ہیں۔ پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور خریدار بنیں۔ بالخصوص ہر "مولوی فاضل" تو کم از کم اس رسالہ کا خریدار ہو۔ جو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ دوسرے احباب بطور اعانت بھی خریدار بن سکتے ہیں۔ سوم۔ اس رسالہ کی قلمی امداد فرمائیں یعنے مفید اور دلچسپ مضامین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ چہارم بعض طالبانِ حق عربی خوان اصحاب کے پتوں سے آگاہ فرمائیں تاکہ ان کو اس رسالہ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے بہرحال ہمارے احباب کا فرض ہے۔ کہ بلادِ عربیہ میں احمدیت کی تبلیغ کو خاص اہمیت دیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس فرض کے ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے

یہ بات مدنظر رکھی جائے۔ کہ ہندوستان سے عام خطوط پر ۳؍ کے ٹکٹ لگانے ضروری ہیں۔ ورنہ خط بیرنگ ہو جاتا ہے۔ جملہ خط و کتابت وغیرہ براہ راست پتہ ذیل پر ہو۔

ابو العطاء الجالندھری المبشر الاسلامی۔
جبل الکرمل حیفا۔ فلسطین۔

خاکسار ابو العطاء الجالندھری

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر پر اظہارِ مسرت

جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی

۲۰ اکتوبر انجمن احمدیہ چک ۹۸ شمالی کا اجلاس منعقد ہوا حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے

(۱) گورنمنٹ آف انڈیا کا ممبر مقرر ہونے پر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اور بعض مطلب پرست و غیر ذمہ وار افراد کے لغو پروپیگنڈا کے باوجود بہترین اور قابل ترین آدمی کے انتخاب پر گورنر جنرل آف انڈیا اور ملک معظم کی حکومت کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے فاضل نیک اور محترم بھائی کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔

(۲) مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقل بخدمت ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان برائے اشاعت ارسال کی جائے۔ جنرل سکرٹری

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں نے ۲۰ اکتوبر ایک خاص اجلاس منعقد کر کے مفصلہ ذیل قرارداد منظور کی۔ اجلاس ہذا جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے ہند کی کونسل کے ممبر مقرر ہونے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ چوہدری صاحب ممدوح اسلامی ہند کے ایک بہترین فرزند ہیں۔ اور جلسہ ہذا ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند و گورنر جنرل کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ کہ انہوں نے نہایت موزون انتخاب فرمایا ہے۔ خاکسار ملک عزیز محمد وکیل

خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کے اعزاز میں دعوت

جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے الوداعی ایڈریس

۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو شیخ کریم بخش پروپرائٹر اقبال بوٹ ہاؤس نے خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے اعزاز میں دعوت کی۔ جس میں جملہ ممبران جماعت کے کئی ایک مقتدر غیر احمدی اصحاب کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے مندرجہ ذیل ایڈریس خانصاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور ایک نظم بابو محمد عبد اللہ صاحب سعید نے پڑھی۔

آج جبکہ ہم مغموم قلوب کے ساتھ جناب کو الوداع اور خدا حافظ کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہمارے دلی جذبات دو متضاد احساسات پر مشتمل ہیں۔ ایک طرف تو ہم خوشی کا احساس رکھتے ہیں۔ کہ آپ نہایت عزت و احترام کے ساتھ سرکار اور پبلک کی کماحقہ خدمات سرانجام دیتے ہوئے سبکدوش ہو کر دیار محبوب قادیان میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ لیکن دوسری جانب آنجناب کی مفارقت ہمارے لئے شاق ہے۔ کیونکہ جدائی اور اس کا فطرتی احساس معمولی شناسائی کے بعد بھی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ پندرہ سالہ محبت آمیز قیام کے بعد ہو۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ گو جناب کی تشریف آوری سے قبل موجود تھی۔ لیکن اس کی صحیح تنظیم۔ انجمن کا قیام۔ وقار اور ترقی جو آج دکھائی دے رہی ہے۔ آنجناب کے حسن تدبر۔ حسن اخلاق اور سعی مشکورکا نتیجہ ہے۔ جس کے لئے ہم جناب کے از حد ممنون ہیں۔

جہاں آپ اپنے روحانی فیوض سے ہمیں مستفیض فرماتے رہے۔ وہاں ہمارے جسمانی عوارض کے علاج اور ہر قسم کی طبی امداد کے بہم پہنچانے میں بھی جناب محض للہ ہمہ تن مصروف اور مادر شفقت کی طرح تیمار داری کرتے۔ گویا آپ کا بدن ہمارے لئے دینی و دنیوی خیر و برکت کا موجب تھا۔ نہ صرف یہی کہ افراد جماعت ہی آپ سے فیض یاب ہوئے تھے۔ بلکہ تمام دوسرے لوگوں سے بھی آپ نہایت مشفقانہ سلوک سے پیش آتے۔ آپ اپنی خداداد قابلیت اور اخلاق فاضلہ کے باعث حکام اور پبلک دونوں میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہے ہیں۔

احمدیہ مسجد کی آبادی۔ اس کی مرمت اور نگہداشت کا سہرا بھی آپ کے ہی سر ہے۔ اور عیدین کی نماز کا حسن انتظام آپ کے ہی اثر و رسوخ کا نتیجہ ہے

جناب کی مہمان نوازی سنت نبوی پر عامل بننے کے لئے ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ آپ ہر نووارد کی امیر ہو۔ یا غریب خاطر خواہ تواضع فرماتے اور ان کے آرام اور آسائش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ مثلاً بیکار اور بے کاروں کی حتی المقدور امداد فرماتے اور ان کی خاطر ہر جائز سفارش سے کبھی دریغ نہ کرتے۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے ہر وہ تحریک جو مرکز احمدیت سے ہوتی۔ اس میں آپ ہمارے لئے عملی نمونہ قائم کر کے ہمیں تحریص دلاتے۔

غرضیکہ ہم آنجناب کی مہربانیوں۔ اور احسانوں کا جو جناب گزشتہ پندرہ سالہ قیام میں افراد جماعت پر فرماتے رہے۔ کوئی معاوضہ یا صلہ تو نہیں دے سکتے۔ ہاں فرمان نبوی من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ۔ کے ماتحت جناب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور بارگاہ ایزدی میں دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ خود اس کا صلہ و جزا عطا فرمائے۔ جناب کے اخلاص عمر و دولت میں برکت دے۔ آپ کو اور آپ کی اولاد کو خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے دینی و دنیاوی حسنات سے متمتع کرے۔ اپنے مقربین میں شامل کرتے ہوئے انجام بخیر کرے۔ آمین

خانصاحب موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چند ایک ضروری نصائح کیں۔

خاکسار احمد جان جنرل سکرٹری

اخبار فاروق کے متعلق ضروری اطلاع

چونکہ اخبار فاروق نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے یہ تینوں خطبے جو احرار اور گورنمنٹ کے متعلق ہیں اپنے پرچہ میں ایک جگہ شائع کر دئے ہیں اور ساتھ ہی عطاء اللہ شاہ بخاری صدر کانفرنس احرار اور دیگر احراریوں کی اشتعال انگیز تقریریں بھی چھاپ دی ہیں۔

خریداران بیرون ہندوستان توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ ہر ایک نام کے سامنے وہ تاریخ و ماہ درج ہے۔ جس میں چندہ ختم ہوتا ہے چونکہ وی پی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے مہربانی فرما کر بقایا اور آئندہ کے لئے پیشگی بذریعہ پوسٹل آرڈر (جس پر کراس مارک شدہ ہو) بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل قادیان)

نمبر خریداری	نام	تاریخ
۱۵	مرزا برکت علی صاحب	جون ۳۶ء
۱۸	معراج الدین صاحب	۲ جون ۳۶ء
۲۳	مسٹر محمد جمیل صاحب	۱۲ جون ۳۶ء
۳۱	ڈاکٹر عمر الدین صاحب	۵ نومبر ۳۶ء
۳۲	ڈاکٹر افضل الدین صاحب	۵ اکتوبر ۳۶ء
۴۹	مسٹر محمد عالم صاحب	۲۵ اگست ۳۶ء
۵۳	پیر ولایت شاہ صاحب	دسمبر ۳۶ء
۷۲	اے جی کارک صاحب	۱۲ اپریل ۳۶ء
۸۰	میاں میراں بخش صاحب	۱۲ اگست ۳۶ء
۱۰۴	سید معراج الدین صاحب	۱۵ مارچ ۳۶ء
۱۰۵	ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب	۲۰ جون ۳۶ء
۱۲۰	جناب دولت خانصاحب	۲۰ ستمبر ۳۶ء
۱۲۳	جناب اللہ دتہ گل صاحب	۲۲ دسمبر ۳۶ء
۱۳۱	جناب نور محمد صاحب	۲ ستمبر ۳۶ء
۱۴۲	جناب بہاب علی صاحب	۲۵ نومبر ۳۶ء
۱۴۷	ڈاکٹر واحد الدین صاحب	۳۱ جولائی ۳۶ء
۱۷۱	ایچ موسیٰ خان صاحب	۳۱ دسمبر ۳۶ء
۱۷۲	ڈاکٹر ایم ایس نواز خانصاحب	مارچ ۳۶ء
۱۸۰	ڈاکٹر عبد الغفور صاحب	۱۵ دسمبر ۳۶ء
۱۸۴	ڈاکٹر لال الدین احمد صاحب	۳۱ دسمبر ۳۶ء
۱۸۶	جناب ڈاکٹر احمد الدین صاحب	۳۰ جنوری ۳۶ء
۱۸۹	جناب بابو ضیاء الدین احمد صاحب	دسمبر ۳۶ء
۱۹۰	جناب غلام مجتبیٰ صاحب	جنوری ۳۶ء
۱۹۲	ڈاکٹر ایم ولی خانصاحب	مارچ ۳۶ء
۲۰۴	جی ایس بٹ صاحب	۹ اگست ۳۶ء
۲۱۶	اے ایچ سولیہ	۳۰ اگست ۳۶ء
۲۲۲	سید محمود اللہ شاہ صاحب	۱۰ اگست ۳۶ء
۲۲۵	چوہدری چراغ دین صاحب	۱۵ دسمبر ۳۶ء
۲۲۹	شیخ حبیب اللہ خانصاحب	۴ جون ۳۶ء
۲۳۰	محمد رفیق صاحب	۱۰ نومبر ۳۶ء
۲۳۲	ڈاکٹر ایس ایچ حق صاحب	۲۰ مارچ ۳۶ء
۲۳۵	ایچ بو خانصاحب	دسمبر ۳۶ء
۲۳۹	جناب دوست محمد صاحب	مارچ ۳۶ء
۲۴۳	جناب محمد خانصاحب	۱۵ مئی ۳۶ء
۲۴۴	چوہدری عبد العزیز صاحب	۲۰ مئی ۳۶ء
۲۴۵	جناب عبد العظیم صاحب	۱۵ اگست ۳۶ء
۲۴۸	حاجی عبد اللطیف صاحب	اکتوبر ۳۶ء
۲۴۹	عبد الکریم صاحب	۱۲ جون ۳۶ء
۲۵۱	بابو عبد الحی صاحب	۱۵ نومبر ۳۶ء
۲۵۲	اے بی خانصاحب	۳۱ دسمبر ۳۶ء
۲۵۳	مستری محمد حسین صاحب	۲ اپریل
۲۵۴	مسٹر اے رحیم صاحب	۳۰ ستمبر
۲۵۶	مسٹر ایس شاہ	۳ مئی
۲۵۷	اے ایچ ملک صاحب	اگست
۲۵۸	مستری نور حسین صاحب	اکتوبر ۳۶ء
۲۵۹	اے اے اکبر صاحب	اپریل
۲۶۰	ڈاکٹر عبد اللہ صاحب	۱۵ جون
۲۶۱	مبارک احمد صاحب	جنوری
۲۶۲	راجہ ابو العطاء خان صاحب	دسمبر ۳۶ء
۲۶۶	جناب احمد گل صاحب	اگست
۲۶۸	جناب رستم خانصاحب	اکتوبر

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر چھپ رہا ہے

خدا کے فضل سے خاتم النبیین نمبر الفضل چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے جن اصحاب نے اب تک اپنے اپنے مقامات کے لئے مطلوبہ نمبروں کی تعداد سے اطلاع نہیں دی۔ ان کے لئے آخری موقعہ ہے۔ کہ جلد سے جلد اطلاع فرمائیں۔ کہ ان کے نام کتنے پرچے روانہ کئے جائیں قیمت فی پرچہ ۲ر محصول ڈاک علاوہ۔ یہ بھی تشریح کر دیں۔ کہ وی پی ہو۔ یا آپ منی آرڈر یا ٹکٹوں کے ذریعہ قیمت بھجوا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت امام کا وہ ارشاد درج کر دیا جائے۔ جو خطبہ جمعہ میں آپ نے فرمایا تھا۔

خاتم النبیین نمبر شائع ہوتا ہے۔ میں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے علاقوں میں اسکو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کرنے کی کوشش کریں۔ تا اگر زیادہ نہیں تو کم از کم دس ہزار ہی شائع ہو سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی۔ کہ ریویو دس ہزار چھپے کیا ہماری جماعت میں اتنی بھی غیرت نہیں۔ کہ اس خواہش کو سال کے ایک پرچہ کے متعلق ہی پورا کر سکے۔

لاہور میں ہزار دو ہزار پرچہ کا لگ جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ (افسوس کہ لاہور شہر سے صرف بارہ پرچے کا آرڈر آیا ہے۔) ہر ایک جماعت کا ہر فرد اس کے لئے کوشش کرے۔ جہاں سو افراد کی جماعت ہو۔ وہاں ہزار جہاں دو سو ہو۔ وہاں دو ہزار۔ غرض جتنے ممکن ہوں پرچے فروخت کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو بہت بڑی تعداد میں اس کی اشاعت ہو سکتی ہے"۔

ہر احمدی اپنی اپنی جگہ غور کر کے دیکھ سکتا ہے۔ کہ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش مبارک کہاں تک پوری کی ہے۔

قادیان میں اندرون قصبہ ایک مکان نیلام ہوتا ہے

قادیان میں اندرون قصبہ کے مشرقی سمت مولوی غلام رسول صاحب افغان کا مکان ۴۲ فٹ x ۶۲½ فٹ برلب ڈھاب مشتمل بر دو کوٹھڑی اور فراخ صحن قابل نیلام ہے۔ نصف رہائشی جگہ اور نصف صحن ہے۔ شرقی اور پچھلی دیوار غلافی ہے۔ باقی عمارت سب خام ہے۔ مکان کے حدود اربعہ حسب ذیل ہیں۔ شمال میں مکان مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال جنوب زرعی زمین شرقاً شارع عام ہے۔ غرباً ڈھاب یہ مکان ۲۳ ر نومبر ۱۹۳۴ء کو موقعہ پر نظارت امور عامہ کے زیر انتظام ایک بجے دن کے بعد دوپہر نیلام ہو گا۔ ضرورت مند احباب موقعہ پر پہنچکر بولی دیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

وصیتیں

وصیت نمبر ۲۲۶۷ منکہ سلطان بخش ولد خیر الدین مرحوم قوم جٹ گوار یہ ساکن گنج تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ کل زمین ملکیت اور رہن بائیس گھماؤں قیمتی ۳۲۸۵ پراویڈنٹ فنڈ ۱۶۰۰ مکان رہائشی قیمتی ۴۰۰ روپیہ چاہ میں حصہ ۱۰۰ میزان کل ۵۲۸۵ روپیہ لیکن میرے گزارے کی صورت ماہوار آمدنی پر بھی ہے۔ جو اس وقت ۴۵ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ زمین سے جو آمدنی ہو گی (جو مقرر نہیں کی جا سکتی) میں تا زیست اپنی ماہوار آمدن تنخواہ و زراعت کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کرتا رہوں گا اگر میں اپنی زندگی میں بمد وصیت کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میرے مرنے کے بعد میری وصیت کی ادائیگی کے ذمہ دار میرے ورثا ہوں گے۔

العبد۔ سلطان بخش از گنج تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد۔ محمد شفیع ولد چودہری سلطان بخش
گواہ شد۔ محمد ابراہیم احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ عزیز پور ڈگری تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

وصیت نمبر ۱۷۲۴ منکہ حشمت علی ولد نور محمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۲۲ء ساکن پرجیاں خورد ڈاک خانہ پرجیاں کلاں تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۱۰/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زمین تقریباً پندرہ بیگھہ واقع موضع پرجیاں خورد تحصیل نکودر جسکی کل قیمت اندازاً ۲۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان واقعہ موضع مذکور جسکی قیمت تخمیناً ۷۵۰ روپیہ ہے۔ اور نیز ۱۰ مرلے سفید برائے تعمیر مکان مبلغ ۱۷۵ روپیہ واقعہ قادیان دارالامان خریدی ہوئی ہے۔ اور اس وقت میری ماہوار آمد بعیوضہ ملازمت عسہ روپیہ ہے۔ جسکا ۱/۱۰ حصہ اور اس کے علاوہ زمین کی سالانہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ اس میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ جو میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد حشمت علی پٹواری نہر ساکن ٹھٹھہ کھرلاں ڈاک خانہ و تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد۔ عبد الرحیم اوورسیر حافظ آباد گواہ شد۔ حکیم محمد اسمٰعیل انسپکٹر تبلیغ تحصیل حافظ آباد

نمبر ۲۲۵۰ منکہ محمد ابراہیم ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز پور ڈگری ڈاک خانہ بڈھا گورایہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری حسب ذیل جائداد ہے۔ چار حصہ بوزری دس لمیٹڈ قادیان قیمتی ۴۰/- روپیہ۔ پراویڈنٹ فنڈ ۱۰۰/- اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ زمین وغیرہ کے مالک میرے والد صاحب چوہدری محمد الدین صاحب موصی وصیت ۳۵۰۳ ہیں۔ میری ماہوار آمدنی ۱۸/۱۲/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن

چمڑے کا بہترین مال

ہمارے ہاں ہر قسم کے کروم لیدر و دیگر سامان جوتا و ہر قسم کے ولایتی۔ امریکن اور جرمن لیدر مل سکتے ہیں۔ ہر قسم کے چمڑے کے بوٹ۔ شوز۔ جاپانی و کلکتہ کے تیار شدہ بہت ہی مناسب قیمت پر اور معمولی کمیشن پر ارسال ہونگے۔ آزمائش ضروری ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **محمد دوست اینڈ کمپنی ہیٹنگ سٹریٹ کلکتہ**

لوٹ پڑ گئی

ایسا نادر موقعہ شاید ہی اور ملے۔ احباب کی بے روزگاری اور کساد بازاری کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے احباب کی خاطر اپنی ادویات میں خاص طور پر رعایت کر دی ہے۔ تاکہ ضرورتمند احباب اس قیمتی اور نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

یہ رعایت صرف اکتوبر سے نومبر کی ۹ تاریخ تک ہوگی امید واثق ہے کہ احباب اس نازک موقعہ کی قدر کریں گے۔

دواخانہ ہذا کے سرپرست اور نگران حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔ ان کی زیر نگرانی سب ادویات صحیح اور مکمل اور پوری احتیاط اور طبی طریق پر طیار کی جاتی ہیں۔

رعایت مندرجہ ذیل ہے۔

محافظ اٹھرا گولیاں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک للعہ رعایتی فی تولہ ۱۲ر مکمل خوراک لعہ

خدا کی نعمت۔ (نرینہ اولاد) مکمل خوراک قیمت اصلی للعہ رعایتی صہ

حب راحت اکسیر حیض	قیمت اصلی ہے	رعایتی ۱۲ر
سفوف رنادر اکسیر جریان	قیمت اصلی ہے	" ۱۲ر
سفوف سیلان الرحم برائے طین	قیمت اصلی ہے	" ۱۲ر
حب مقوی اعصاب	قیمت اصلی ۲۵ گولیاں عہ	" عہ
منجن دندان	قیمت فی شیشی ۱۰ر	" ۶ر
سرمہ نور افزا	قیمت اصلی فی تولہ ۱۲ر	" عہ
حب رحمانی طاقت کی گولیاں	قیمت اصلی فی شیشی ے	" صہ

نوٹ:۔ ہر ایک ادویات میں رعایت کی گئی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب ضلع گورداسپور**

پیغام شفاء (رجسٹرڈ)

پیورت (رجسٹرڈ) مسوڑھوں کے ناسور۔ ورم۔ بدگوشت۔ خون اور پیپ کو زائل کر کے نیا عمدہ گوشت پیدا کرتا ہے ہلتے ہوئے دانتوں کو جما کر مضبوط اور سفید کر دیتا ہے۔ منہ کے جملہ امراض میں یہ عرق تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت شیشی خورد عہ شیشی کلاں ۱۲ر علاوہ محصولڈاک

مالسک (رجسٹرڈ) سنگر کو بند کر کے اور پیشاب کو اعتدال پر لا کر معدہ گردے۔ اور مثانہ و دیگر اعضائے بول کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر مادہ کو انجماد کر کے زائل شدہ قوت مردمی کو عود کر لاتا ہے نیز قبض کشا ہے۔ قیمت ۵ اخوراک للعہ علاوہ محصولڈاک۔ مذکورہ بالا ادویہ کے علاوہ مردوں اور عورتوں کے پوشیدہ امراض۔ تکالیف پیشاب و گرمی۔ برص۔ گردے اور مثانہ سے ذریعہ پیشاب۔ پتھری و ریت کا اخراج نیز ریاحی شکایات کے مستقل دفعیہ کی بیضرر۔ اور سو فیصدی فائدہ بخش ادویہ ہمارے خاندانی مجربات میں ہیں۔ جن کو نامور اطباء اور ڈاکٹر صاحبان اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں ضرورتمند اصحاب طلب فرما کر ایکمرتبہ ضرور آزمائش کریں امراض کی تفصیل اور ادویہ کے اثرات معلوم کرنے کیلئے کتب ذیل کے پتہ سے "پیام شفا" مفت طلب کریں۔

حکیم نور احمد قریشی پروپرائٹر پیام شفا و پیغام شفا فراشخانہ دہلی

دو لیجئے دعا دیجئے
صحت دولت ہے

ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ اسمیں قوت شفا بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ ہے قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپیوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ زود اثر۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ انجکشن کے برے اثرات اور اپریشن کی تکلیف سے نجات دینے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج مریض بفضل خدا صحتیاب ہوگئے ہیں۔ کوئی مرض ہو۔ کیفیت پوری لکھیے۔ شافی خدا ہے۔ امراض مستورات اور امراض مخصوصہ مردان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ دیرینہ پیچیدہ و گندہ امراض میں ہومیوپیتھک ادویات بمقابلہ دیگر ادویات بہت جلد کام کرتی ہیں۔ بواسیر خونی ۱۲ر دمہ ۱۲ر کنٹھ مالا ۱۲ر گنٹھیا ۱۲ر ناسور عہ پرسوت ۱۲ر باد گولہ ۱۲ر یرقان ۱۲ر تلی ۱۲ر سیلان الرحم ۱۲ر ذیابیطس ہے۔ سفید داغ صہ مرض سوکھا عہ دق عہ جریان عہ۔ منجن دندان فی اونس عہ۔ مقویات فی اونس ۱۲ر۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی ہومیوپیتھ جتوئی گڈھ میواڑ

گھر بیٹھے انگریزی سیکھئے

جناب سید صادق علی صاحب ٹیچر اینگلو مڈل سکول ڈھلواں فرماتے ہیں۔ "بہت شہروں سے انگلش ٹیچر منگا کر پڑھے۔ لیکن ناکام رہا۔ پھر کسی اخبار سے جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار پڑھ کر اسے منگوایا۔ سبحان اللہ بڑے اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے۔ صبح و شام میرا وظیفہ ہے۔ اور دن بدن لیاقت بڑھ رہی ہے۔ واقعی گم شدگان راہ انگریزی کو خضر راہنما ہے۔" قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر انگریزی گرامر گفتگو۔ ترجمہ۔ اور خط و کتابت میں بہت جلد لائق نہ بنا دے۔ تو کل قیمت واپس

قمر برادرز (الف) شملہ

اکسیر تسہیل ولادت بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک مجرب بمجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ستاتے۔ قیمت معہ محصول ۱۲ر صرف

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

دوکان سرمہ ممیرا

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا چلا آیا ہے۔ اپنی خوبی میں بہت شہرت پا چکا ہے اس کے استعمال سے بہت لوگوں نے گواہی دی ہے۔ کہ ان کی عینکیں بوجہ نظر تیز ہونے کے بے کار ہو گئی ہیں۔ یہ سرمہ نگردن کے لئے ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ نظر کی کمزوری آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ خارش دھند ہو۔ غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ سرمہ قسم خاص۔ فی تولہ عـہ روپے سرمہ درجہ اول فی تولہ عـہ درجہ دوم فی تولہ عہ گنڈی ممیرا اصلی عـہ فی تولہ بست سلاجیت درجہ اول عہ دوم ۸ر۔

احمد نور کابلی۔ قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سر راس مسعود سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے متعلق پٹنہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ انہیں ریاست بھوپال میں وزیر تعلیم مقرر کیا گیا ہے۔

سرحدی کونسل میں ۸ نومبر کو ایک سوال کے جواب میں فنانس ممبر نے کہا کہ گورنمنٹ خان برادران کا الاؤنس بڑھانے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتی۔ ان کا موجودہ الاؤنس ان کی حیثیت کے مطابق ہے۔

مسز پنڈت مالویہ ۹ نومبر کو الہ آباد میں بلوا گھاٹ کے نزدیک ایک تانگہ کے نیچے آکر مجروح ہو گئیں۔ اور کئی گھنٹے بیہوش رہیں۔ چوٹ کا دماغ پر اثر پڑنے کی وجہ سے ان کا بایاں ہاتھ مفلوج ہو گیا۔ اور حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

نئی دہلی سے ۸ نومبر کی اطلاع ہے کہ سر جوزف بھور نئی اسمبلی کے فروری میں منعقد ہونے والے اجلاس میں ریلوے بجٹ پیش کریں گے۔ سال رواں میں محکمہ ریلوے کو گذشتہ سال سے بہت زیادہ آمدنی ہوئی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال اس محکمہ کو سات کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا تھا مگر اب کے تین کروڑ کے قریب خسارہ رہیگا۔ جسے سرکار کے امدادی فنڈ میں سے پورا کر لیا جائے گا۔ اگر ریلوے کی آمدنی میں اضافہ کی یہی رفتار رہی۔ تو اگلے سال تک ریلوے بجٹ متوازن ہو جائے گا۔

کراچی اور لاہور کے درمیان ہفتہ وار ہوائی ڈاک کے آغاز کی وجہ سے ۹ نومبر کی اطلاع کے مطابق یہ انتظام کیا گیا ہے کہ سکھر کے مقام پر ایک ہوائی مستقر بنایا جائے۔ جہاں پر ہوائی جہاز روشنی اور سٹیم کا بندوبست کر کے رات کے وقت بھی سفر کر سکیں گے۔

فوجی درسگاہ ڈیرہ دون میں داخلہ کا امتحان مقابلہ نئی دہلی سے ۹ نومبر کی اطلاع کے مطابق دہلی میں ۲۵ مارچ ۳۵ء کو منعقد ہوگا۔ اس امتحان میں ۵ طلباء کو منتخب کیا جائے گا اور گورنر جنرل باجلاس کو حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ آخری تین اسامیوں کو بذریعہ نامزدگی ان طلباء سے پر کریں۔ جو پورے نمبر حاصل نہ کر سکیں۔ امیدواروں کی عمر یکم مئی ۳۵ء تک ۱۸ اور ۲۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ جو امیدوار اس امتحان مقابلہ میں شامل ہونا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ۱۵ دسمبر ۳۴ء تک اپنی درخواست مجوزہ فارم پر بھیج دیں۔ درخواستوں کے فارم سکرٹری پبلک سروس کمیشن مٹکاف ہاؤس دہلی سے مل سکتے ہیں۔

حکومت حجاز نے اعلان کیا ہے کہ حجاز و نجد کے علاقوں میں کوئی غیر حجازی موٹر نہیں چلا سکتا۔ محض اہل حجاز یا ان لوگوں کو موٹر چلانے کی اجازت دی جائے گی۔ جو حجاز میں متوطن ہو چکے ہوں۔

یوپی کونسل میں ۸ نومبر کو ہوم ممبر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یوپی کے جیلوں میں اس وقت کل سات سیاسی قیدی موجود ہیں۔

برلن کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت جرمنی نے لنڈن پیرس۔ روم اور برسیلز میں مقیم اپنے سفیروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے دفاتر خارجہ سے علاقہ سار میں فرانسیسی افواج کے اجتماع کے خلاف احتجاج کریں اور مسئلہ سار کے متعلق جرمنی کے رویہ کو اچھی طرح واضح کر دیں۔

ہندوستان میں فوج کو ہندوستانی بنانے کے متعلق ۸ نومبر کو ہوس آف لارڈز میں لارڈ ہیلی فیکس نے بتایا۔ کہ ایک مکمل ڈویژن کو ہندوستانی بنایا جائے گا۔ جس میں انجنیئر سگنیلنگ۔ توپ خانہ۔ گھوڑ اسوار وغیرہ سب ہندوستانی ہونگے۔ لارڈ ہیلی فیکس نے یہ بھی کہا کہ یہ یقین دلانا غیر ضروری ہے کہ گورنمنٹ فوج کے ہندوستانی بنانے کے سوال کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ انڈین ملٹری اکاڈیمی سے جو طلباء پاس ہو کر نکلیں گے۔ انہی سے فوج کو ہندوستانی بنایا جائے گا۔

گاندھی جی نے واردہا سے ۸ نومبر کی اطلاع کے مطابق اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ انہیں تنظیم دیہات کی سکیم کے لئے کسی سرمایہ دار نے بیس لاکھ روپیہ کی رقم دی ہے۔ آپ نے بیان میں یہ بھی کہا۔ کہ میرے ساتھ اڑھائی ہزار روپیہ ہوا کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اس وقت تک صرف پانچ سو سے کچھ اوپر رقم وصول ہوئی ہے۔

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق نئی دہلی سے ۸ نومبر کی اطلاع ہے کہ مقامی حکومتوں کے توسط سے ۲۲ نومبر کو ہندوستان اور انگلستان میں بیک وقت شائع ہو جائے گی۔ ہندوستان میں حصہ اول کی قیمت ۸ ر اور حصہ دوم کی قیمت ۱۲ ر ہوگی۔ یہ کاپیاں مینجر صیغہ نشر و اشاعت دہلی اور کلکتہ سے قیمتاً دستیاب ہو سکیں گی۔ اس کے علاوہ صوبجاتی حکومتوں سے بھی مل سکیں گی۔ محدود تعداد کتب فروشوں کو بھی برائے فروخت دی جائے گی۔ لنڈن سے بیس ہزار کاپیاں ہندوستان کے لئے روانہ ہو چکی ہیں۔

کپورتھلہ سے ۸ نومبر کی اطلاع ہے کہ سر عبدالحمید وزیر اعظم کپورتھلہ کو اس کمیٹی کا ممبر بنایا جائے گا۔ جو عنقریب والیان ریاست اور گورنمنٹ برطانیہ کے درمیان معاہدوں کی تجدید کے لئے مقرر کی جانے والی ہے۔

سر جان اینڈرسن گورنر بنگال کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہ ۲۳ نومبر کو ہندوستان آنے کے لئے لنڈن سے روانہ ہونگے۔

نیویارک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایشیا اور یورپ کی مارکیٹوں پر قبضہ کرنے کے بعد جاپانیوں کی طرف سے اس سکیم پر عمل درآمد شروع ہونے والا تھا۔ کہ امریکہ کے مارکیٹ پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور فیصلہ کیا گیا تھا کہ امریکہ کے لوگوں کو سستے سے سستا مال بہم پہنچایا جائے مگر حکومت امریکہ جاپان کی اس سکیم سے خوف زدہ ہو گئی ہے۔ اور مسٹر روز ویلیٹ صدر امریکہ اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ کہ جاپانی مال کا داخلہ امریکہ میں بالکل بند کر دیا جائے۔

شنگھائی سے ۷ نومبر کی اطلاع ہے کہ چین کے مختلف صوبوں میں کمیونسٹ بڑی سرعت کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے چین میں کمیونسٹوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس سازش کے سلسلہ میں بہت سے کمیونسٹ لیڈر گرفتار بھی ہو چکے ہیں۔

ڈبلن سے ۸ نومبر کی اطلاع ہے کہ حکومت آئرلینڈ نے ایک نیا قانون مرتب کیا ہے۔ جسے پارلیمنٹ سے پاس بھی کرا لیا گیا ہے۔ اس کے رو سے گورنمنٹ کے خلاف بغاوت پھیلانے والے کو پھانسی کو سزا دی جائے کر سکے گی

جموں سے ۹ نومبر کی اطلاع کے مطابق پنجاب اور ریاست کے مابین ہوائی سروس کے انتظامات کے متعلق ایک کمپنی اور حکومت کے درمیان شرائط طے ہو گئی ہیں۔ آئندہ موسم گرما میں یہ سروس شروع ہو جائے گی۔

نواب صاحب رامپور۔ ۱ نومبر کو یورپ کی سیاحت کے بعد اپنی بیگم صاحبہ کی معیت میں رامپور پہنچ گئے۔ توپوں کی سلامی سے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔

لنڈن سے ۹ نومبر کی اطلاع کے مطابق "رینلڈ ویکلی" کا نامہ نگار پیرس سے لکھتا ہے کہ وہاں گورنمنٹ نے ایک نئی تجویز منظور کی ہے۔ جس کی اجازت پارلیمنٹ سے بھی لے لی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ پیرس کے نیچے موٹروں کے لئے زمین دوز سڑکیں بنائی جائیں گی۔ جو جنگ کے وقت موٹروں کی خفیہ آمد و رفت کے کام آئیں گی۔ اس کام کے لئے کئی لاکھ فرینک خرچ کئے جانے منظور ہوئے ہیں۔ ۔ ۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی